

عہد صدیقی کی جنگی ہدایات اور بین الاقوامی قانون انسانیت کے منتخب دفعات: ایک تقابلی مطالعہ
**Law of War in the Period of Abu Bakar Saddique^(RA) and its
Comparison with the Selected Articles of International
Humanitarian Law**

Dr. Zia Ud Din

Lecturer Islamic Studies, University of Swat, KP

Email: zia@uswat.edu.pk

Dr. Muhammad Adil

Lecturer Islamic Studies, Bacha Khan University Charsadda, KP

Email: adilfareedi@bkuc.com

Dr. Shakeel ur Rahman

Ex. Lecturer Govt. Degree Collage, Gul Abad, Lower Dir

Email: daehaq@gmail.com

ISSN (P):2708-6577
ISSN (E):2709-6157

Abstract

Since war had been unavoidable phenomenon, there were no means and methods of warfare, everything was fair in war, which led to might is right. Protection of life is one of the prime objectives of the Shariah, it is therefore, not only in peace time but also in battlefield, the teachings of Islam have introduced the means and methods of warfare to regulate the international & non-International armed conflicts, prohibition of mutilation and to safeguard the property, lives of wounded, civilians, non-combatants, women, and children etc. Prophet Muhammad (^{SAW}) himself pronounced and established the law of war and it was also practiced by His successors and vicegerents as well.

The Aim of this paper is to evaluate the instruction and Commandments of Hazrat Abubakr Saddiq (^{RA}) regarding the law of war and to compare it with that of selected articles of IHL. It is found that Commandments being dispensed by the Ist Caliph of Islam regarding the law of war are similar with that of international humanitarian law being originated from Hague and Geneva Conventions and its additional protocols respectively. It is therefore suggested, that law of war should be monitored in letter and spirit by the world community to safeguard innocent human life and to protect prisoners, property and food hoards etc.

Keywords: Islamic law of war, IHL, Protection of life, Prohibition of mutilation, killing of innocent, Perfidy, combatants, prisoners of war, etc.

تعارف

انسانی جان کا تحفظ شریعت کے بنیادی مقاصد میں سے ہے، اس لئے شریعت نے جتنے احکامات انسانوں کو دیئے ہیں تمام اسی نقطے کے گرد گھومتے ہیں۔ یہاں تک کہ جنگی صورتحال میں بھی جنگ سے غیر متعلق افراد کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے قرآن کریم اور سنت رسول ﷺ میں واضح ہدایات دی گئی ہیں۔

عہد صدیقی کی جنگی ہدایات اور بین الاقوامی قانون انسانیت کے منتخب دفعات: ایک تقابلی مطالعہ

شریعت اسلامی کی نظر میں جنگی اخلاقیات کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جنگی مہم پر لشکر روانہ کرتے وقت رسول اللہ ﷺ بذات خود امیر لشکر کو ہدایات جاری کرتے اور آپ کے بعد خلفاء کا بھی یہی طریقہ رہا۔ خلفاء راشدین میں سیدنا ابو بکر صدیقؓ کی طرف جاری کردہ جنگی احکامات و اخلاقیات ایک مکمل قانون کی حیثیت رکھتے ہیں، بلکہ یوں کہا جاسکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلح تصادم کے لئے جو احکامات مختلف مواقع پر جاری فرمائی تھی سیدنا ابو بکرؓ نے ان کو یکجا کر کے بطور جنگی قانون جاری فرمایا۔

دور حاضر میں جنگی تباہ کاریوں کو کم کرنے کا یہی ایک طریقہ ہے کہ جنگی قوانین و اخلاقیات کو عملی طور پر نافذ کیا جائے۔ خصوصاً مسلم معاشروں میں بین الاقوامی قانون انسانیت کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ان قوانین کا اسلامی قانون سیر کی روشنی میں جائزہ لیا جائے اور دونوں قوانین کا تقابلی مطالعہ کر کے ان کی درمیان یکسانیت کو سامنے لایا جائے۔ اس مقصد کے لئے زیر نظر آرٹیکل میں سیدنا ابو بکر صدیقؓ کے جنگی ہدایات و اخلاقیات اور بین الاقوامی قانون انسانیت کے متعلقہ دفعات کا تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

اس آرٹیکل کے تین حصے ہیں، پہلے حصے میں بین الاقوامی قانون انسانیت کا تعارف اور سیدنا ابو بکر صدیقؓ کی جاری کردہ جنگی ہدایات ذکر کی گئی ہیں۔ دوسرے حصے میں سیدنا ابو بکر صدیقؓ کی جنگی ہدایات اور بین الاقوامی قانون انسانیت کے متعلقہ دفعات کا تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے اور آخری حصے میں آرٹیکل سے اخذ شدہ نتائج اور مشمولات کی روشنی میں تجاویز ذکر کی گئی ہیں۔

بین الاقوامی قانون انسانیت (International Humanitarian Law) کا تعارف

بین الاقوامی قوانین کا ایک اہم حصہ بین الاقوامی قانون انسانیت (International Humanitarian Law) ہے، اس کی تعریف مندرجہ ذیل الفاظ کے ساتھ کی گئی ہے:

“International humanitarian law is the body of law which protects those not or no longer taking part in hostilities and regulates the means and methods of warfare. It is applicable in international and non-international armed conflicts and is binding on both States and armed opposition groups¹”۔

ترجمہ: بین الاقوامی قانون انسانیت ایک ایسا قانون ہے، جو مسلح تصادم میں مزید شریک نہ ہونے والوں کو تحفظ فراہم کرتا ہے اور جنگی طریقہ کار اور اخلاقیات وضع کرتا ہے۔ یہ بین الاقوامی اور غیر بین الاقوامی مسلح تصادم میں پر لاگو ہوتا ہے، فریقین چاہے ریاستیں ہوں یا مسلح گروہ۔

یہ مجموعہ قوانین International Humanitarian Law کے نام سے مشہور ہے۔ اسی طرح اس کو قانون جنگ (Law of War) اور مسلح تصادم کا قانون (Law of Armed Conflict) بھی کہا جاتا ہے۔

آئی ایچ ایل (IHL) جنگی اخلاقیات کی جدید اور منظم شکل ہے، جو قدیم زمانوں سے چلی آرہی ہیں۔ اس حوالے سے اہم ترین ماخذ جنیوا اور ہیگ میں جنگی قوانین و اخلاقیات کے حوالے سے مختلف اوقات میں منعقد ہونے والے کنونشنز ہیں۔ جنیوا میں چار کنونشنز 1864ء، 1906ء، 1929ء اور 1949ء میں ہو چکے ہیں، اس کے علاوہ 1977ء کے دو اضافی پروٹوکول بھی ان قوانین کا حصہ ہے۔ جبکہ ہیگ میں دو کنونشنز 1899ء اور 1907ء کو منعقد ہوئے۔ جنیوا اور ہیگ کنونشنز کے علاوہ دیگر پروٹوکولز اور اعلانات نے بھی اس حوالے اہم ادا کیا²

حضرت ابو بکر صدیقؓ کی جنگی ہدایات (War Commandments of Abubakar Saddiq)

اسلامی قانون سیر کے ماخذ میں سے ایک سیر الصحابہ ہے، کتب فقہ میں موجود سیر سے متعلق بہت سے احکامات صحابہ خصوصاً خلفاء راشدین کی تعلیمات سے اخذ شدہ ہیں۔ سیر الصحابہ سے مستنبط جنگی اخلاقیات میں سب سے زیادہ شہرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ کے ان ہدایات کو حاصل ہے جو انہوں نے شام کی طرف لشکر روانہ کرتے ہوئے امیر لشکر کو جاری کی تھیں۔ سیدنا ابو بکر صدیقؓ کے ان جنگی ہدایات کو رسول اللہ ﷺ سے مختلف احادیث میں منقول جنگی اخلاقیات کا خلاصہ اور نچوڑ قرار دیا جاسکتا ہے۔ امام مالکؒ نے ان ہدایات کو مندرجہ ذیل الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے: "لَا تَقْتُلُوا امْرَأَةً وَلَا صَبِيًّا وَلَا كَبِيرًا هَرَمًا وَلَا تَقْطَعُوا شَجَرًا مُثْمِرًا وَلَا تُخْرِبُوا عَامِرًا وَلَا تَغْفِرُونَ شَاةً وَلَا بَعِيرًا إِلَّا لِمَا كَلَهُ وَلَا تُخْرِقُوا نَحْلًا وَلَا تُعْرِقْنَهُ وَلَا تَغْلُلُوا وَلَا تَجْنُبُوا"³۔ ترجمہ: کسی عورت کو قتل نہ کرو، نہ ہی کسی بچے کو، نہ ہی کسی بوڑھے ضعیف کو، کوئی پھل دار درخت نہ کاٹو، نہ ہی کسی آباد مکان کو گراؤ، کسی بھیڑ کو زخمی نہ کرو، نہ ہی کسی اونٹ کو مگر کھانے کے لیے، کسی کھجور کے درخت کو نہ جلاؤ، نہ ہی پانی میں غرق کرو، غنیمت میں خیانت نہ کرو، نہ ہی بزدلی دکھاؤ۔

علامہ واقدی نے فتوح الشام میں ان نصائح کو کچھ اضافہ کے ساتھ نقل کیا ہے: "وستمرون على قوم في الصوامع رهبانا يزعمون إهم ترهبوا في الله فدعوهم ولا تخدموا صوامعهم"⁴۔ ترجمہ: اور تمہارا گزر ایسے لوگوں سے جو خانقاہوں میں راہبانہ زندگی بسر کرتے ہیں، جو کہیں گے کہ ہم نے اپنی زندگی خدا کی عبادت کے لئے وقف کی ہے، تو ان سے تعرض نہ کرنا اور نہ ان کے گرجوں کو عبادت گاہوں کو مسمار کرنا۔

یہی مضمون حافظ ابن جریرؒ نے بھی اپنی تاریخ میں نقل کیا ہے⁵۔ جبکہ بعض تاریخ نگاروں نے ان نصائح میں قیدیوں کی پاؤں میں بیڑیاں اور گردن میں طوق ڈالنے سے منع کرنے کے ساتھ ساتھ مقتولین کا مسئلہ کرنے کی ممانعت کا بھی ذکر کیا ہے⁶۔

غیر مسلح افراد سے متعلق جنگی اخلاقیات اسلامی بین الاقوامی قوانین کی روشنی میں

سیدنا ابو بکر صدیقؓ کی ہدایات میں پہلے خواتین، بچوں اور بوڑھوں کا ذکر ہے، جن کی اکثریت عام شہریوں (Civilian) میں شامل ہوتی ہے۔ اس لئے عام شہریوں کے حوالے سے اسلامی و بین الاقوامی کے احکامات پہلے نقل کئے جاتے ہیں۔

اسلامی قانون جنگ میں مسلح تصادم کے وقت مخالف فریق کو دو گروہوں میں تقسیم کیا جاتا ہے، ایک مسلح یعنی لڑائی میں حصہ لینے والے اور دوسرے غیر مسلح یعنی وہ لوگ جو لڑائی میں شریک نہیں ہوتے۔ شریعت نے غیر مسلح لوگوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے، سورۃ البقرۃ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ"⁷۔ ترجمہ: اور جو لوگ تم سے لڑتے ہیں تم بھی خدا کی راہ میں ان سے لڑو، مگر زیادتی نہ کرنا کہ خدا زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

امام ابو بکر جصاصؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: أَنَّهُ أُمِرَ فِيهَا بِقِتَالِ مَنْ قَاتَلَ وَالْكَفِّ عَمَّنْ لَا يُقَاتِلُ"⁸۔ ترجمہ: ان لوگوں سے لڑنے کا حکم دیا گیا ہے جو لڑنے والے ہوں اور ان لوگوں سے لڑنے سے منع کیا گیا ہے جو جنگ نہ کرے۔

بین الاقوامی قانون انسانیت میں بھی مسلح تصادم کے وقت کسی بھی ریاست کے لوگوں کو دو حصوں کو تقسیم کیا گیا ہے Combatants اور Civilian۔ آئی ایچ ایل میں سیویلیئن کی تعریف ان الفاظ کے ساتھ کی گئی ہے:

"A civilian is any person who does not belong to the armed force"⁹۔

ترجمہ: شہری (سیویلیئن) سے مراد ہر وہ شخص ہے جو مسلح افواج میں شامل نہ ہو۔

عہد صدیقی کی جنگی ہدایات اور بین الاقوامی قانون انسانیت کے منتخب دفعات: ایک تقابلی مطالعہ

اضافی پروٹوکول کی دفعہ 48 اور 51 میں مسلح تصادم کے وقت شہری آبادی کو نشانہ نہ بنائے اور ان کا تحفظ یقینی بنانے کا پابند بنایا گیا ہے۔
تقابل

مندرجہ بالا دلائل سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ غیر مسلح افراد کو اسلامی و بین الاقوامی قوانین میں مکمل تحفظ فراہم کیا گیا ہے۔

سیدنا ابو بکر صدیقؓ کی جنگی ہدایات اور بین الاقوامی قانون انسانیت کا تقابلی جائزہ

ابو بکر صدیقؓ کے جنگی ہدایات کو ذیل میں شق وار ذکر کر کے ان کا اصل ذکر کیا جائے گا اور پھر بین الاقوامی قانون انسانیت کے متعلقہ دفعات سے تقابلی جائزہ پیش کیا جائے گا۔

عورتوں کو قتل نہ کرو

خواتین اگر فوج میں شامل نہ ہوں تو قرآن کریم میں واضح طور ان کو قتل سے روکا گیا ہے¹⁰۔ اسی طرح احادیث مبارکہ سے بھی عورتوں کے قتل کی ممانعت وارد ہوئی ہے، اما بخاریؒ روایت کرتے ہیں: "وجدت امرأة مقتولة في بعض مغازي رسول الله ﷺ فنهي رسول الله ﷺ عن قتل النساء والصبيان"¹¹۔ ترجمہ: ایک جنگ میں عورت کی لاش پائی گئی، تو رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ عورتوں کی تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے کسی بھی جنگ کے لئے صحابہ کرامؓ کو بھیجتے تو خود جنگی اخلاقیات کے متعلق نصیحتیں فرماتے، مجملہ ان نصیحتوں کی ایک نصیحت یہ ہوتی: "لا تقتلن صبيا ولا امرأة"¹²۔ ترجمہ: بچوں اور عورتوں کو قتل نہ کرو۔

بین الاقوامی قانون انسانیت میں بھی خواتین کے قتل کی ممانعت صریح الفاظ میں موجود ہے:

"To the maximum extent feasible, the Parties to the conflict shall Endeavour to avoid the Pronouncement of the death penalty on pregnant women or mothers having dependent infants, for an offence related to the armed conflict. The death penalty for such offences shall not be executed on such women"¹³۔

ترجمہ: مسلح تصادم میں شامل فریقین مکمل نہ حد تک اس بات کو یقینی بنائیں کہ حاملہ عورتوں اور شیر خوار بچوں کی ماؤں کو جنگی جرائم میں سزائے موت نہ دی جائے۔

تقابل

ابو بکر صدیقؓ کی ہدایات میں بغیر کسی تخصیص عورت کے قتل کو ممنوع قرار دیا گیا جبکہ آئی ایچ ایل (IHL) میں حاملہ اور شیر خوارگی کی قید لگائی گئی ہے، لیکن عام شہریوں میں شامل خواتین کو بین الاقوامی قانون انسانیت بھی بغیر کسی قید تحفظ فراہم کرتا ہے۔

بچوں کو قتل نہ کرو

پندرہ (15) سال سے کم عمر بچوں کو مسلح تصادم میں شریک کرنا اسلامی اور بین الاقوامی قوانین کی رو سے ممنوع ہے۔ نابالغ بچے اگر جنگ میں شریک نہ ہوں، تو عام شہریوں (Civilian) کا حصہ ہونے کی وجہ سے ان کا قتل کرنا جائز نہیں۔ بچوں کو قتل کرنے سے ممانعت کے سلسلے میں واضح احادیث مبارکہ موجود ہیں جیسے سنن ابی داؤد کی روایت ہے: "ولا تقتلوا شبعاً فانياً ولا طفلاً ولا صغيراً ولا امرأة"¹⁴۔ ترجمہ: کسی ضعیف العمر بوڑھے، چھوٹے بچے اور عورت کو قتل نہ کرو۔

اگر صورتحال ایسی بن جائے کہ کسی شہر یا قبیلے کے تمام افراد کا قتل مشروع ہو جائے تب بھی بچوں کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ غزوہ بنی قریظہ کے موقع پر جب بنو قریظہ کے جوانوں کو عہد شکنی کی سزا میں قتل کیا جا رہا تھا، تو نابالغ بچوں کو رعایت دیتے ہوئے اس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا اور اس سلسلے میں مکمل چھان بین کر کے بچوں کو الگ کیا گیا، جیسے سنن ابی داؤد کی روایت ہے: "حَدَّثَنِي عَطِيَةُ الْفَرَزِيُّ قَالَ كُنْتُ مِنْ سَبِي قُرَيْظَةَ، فَكَانُوا يَنْظُرُونَ فَمَنْ أُنْبِتَ الشَّعْرَ قُتِلَ، وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ لَمْ يُقْتَلْ فَكَنْتُ فِيمَنْ لَمْ يُنْبِتْ"¹⁵۔ ترجمہ: عطیہ قرظی نے مجھ سے بیان کیا کہ میں بنو قریظہ کے قیدیوں میں سے تھا۔ تو وہ لوگ دیکھتے کہ جس کے زیر ناف بال اُگ آئے تو اس کو قتل کر دیتے اور جن کے زیر ناف بال نہیں اُگے ہوتے تھے ان کو چھوڑ دیتے میں بھی ان میں سے تھا جن کے زیر ناف بال نہیں اُگے تھے۔

جب بنو قریظہ نے اس شرط پر خود کو رسول اللہ ﷺ کے حوالے کیا کہ ہمارے متعلق فیصلہ سیدنا سعد بن معاذ کریں گے جو عین تورات کے احکام کے مطابق تھا¹۔ سیدنا معاذ نے ان الفاظ کے ساتھ فیصلہ سنایا: "فَقَالَ ثُقُتِلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسَبَّى ذُرِّيَّتُهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ حَكَمْتَ عَلَيْهِمْ بِحُكْمِ اللَّهِ"¹⁶۔ ترجمہ: (سیدنا سعد بن معاذ نے) فرمایا کہ ان کے جنگ کے قابل افراد کو قتل کیا جائے اور بچوں کو قیدی بنایا جائے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے ان کے متعلق اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ان کا فیصلہ کیا ہے۔

سیدنا سعد بن معاذ نے صرف جنگ کے قابل افراد کے قتل کا فیصلہ فرمایا اور رسول اللہ ﷺ نے اسے اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے مطابق قرار دیا اور ظاہر ہے کم عمر بچے جنگ کے قابل نہیں ہوتے۔

ان روایات سے نابالغ بچوں کے قتل کی ممانعت کے حوالے سے شرعی نقطہ نظر سامنے آگیا۔ بین الاقوامی قانون انسانیت میں بھی خواتین کے قتل کی ممانعت صریح الفاظ میں موجود ہے، جیو انٹرنیشن نمبر 4 دفعہ 14 میں کہا گیا ہے:

"In time of peace, the High Contracting Parties and, after the outbreak of hostilities, the Parties thereto, may establish in their own territory and, if the need arises, in occupied areas, hospital and safety zones and localities so organized as to protect from the effects of war, wounded, sick and aged persons, children under fifteen, expectant mothers and mothers of children under seven"¹⁷.

ترجمہ: امن کے وقت اور تصادم شروع ہونے کے بعد معاہدہ کرنے والی فریقین اپنے زیر انتظام علاقوں اور بوقت ضرورت مقبوضہ علاقوں میں بھی ہسپتال اور محفوظ مقامات بنائیں جہاں پر زخمی، بیمار، ضعیف العمر بوڑھے، ۱۵ سال سے کم عمر بچے، حاملہ عورتیں اور ایسی مائیں جن کے ساتھ ۷ سال سے کم عمر کے بچے ہوں، جنگ کے اثرات سے محفوظ رہ سکیں۔

1۔ اگرچہ حضرت سعد بن معاذؓ کو یہودیوں کے درخواست پر حکم بنایا گیا اور انہوں نے عہد قدیم کے مطابق یہ فیصلہ سنایا کہ "جب تمہیں فتح نصیب ہو اور تمہارا دشمن غدار کی مرتکب ہو جائے تو اس کی عورتوں اور بچوں کو غلام بنانا جبکہ ان کے تمام بالغ مردوں کا قتل کر دو"۔ اس فیصلے کے مطابق غدار کی مرتکب افراد کو قتل کیا گیا۔ تاہم ان کے تمام بالغ مردوں کو قتل نہیں کیا گیا۔ ان میں سے بعض کو رہا کیا گیا، بعض دیگر کو معاف کیا گیا۔ اب یہ بات کہ یہودیوں کے قبیلہ بنو قریظہ کے کتنے لوگ مارے گئے تھے؟ ایک روایت میں یہ تعداد 64، دوسری میں 100 سے اوپر جبکہ تیسری روایت میں 600 سے زائد تھی۔ اس پر ایک ہندوستانی قادیانی برکات احمد نے کتاب "The Jews of Madina" لکھی ہے جس میں انہوں نے تحقیق سے یہ بات ثابت کیا ہے کہ بنو قریظہ کے 64 افراد قتل کئے گئے تھے۔ ڈاکٹر محمود احمد غازی، علم سیرت اور مستشرقین، دارالعلم والتحقیق، زوار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی، ص 41۔

عہد صدیقی کی جنگی ہدایات اور بین الاقوامی قانون انسانیت کے منتخب دفعات: ایک تقابلی مطالعہ

اسی طرح اگر کم عمر بچے لڑائی میں باقاعدہ شریک ہوں اور مخالف فریق ان کو قید کر لے اور ان بچوں کو کسی وجہ سے سزائے موت دی جائے، تب بھی بین الاقوامی قانون انسانیت کی رو سے ان کو سزائے موت دینا ممنوع ہے، جینیوا کنونشن کے اضافی ملحقات میں اس کی تفصیل کچھ یوں بیان کی گئی ہے:

“The death penalty for an offence related to the armed conflict shall not be executed on persons who had not attained the age of eighteen years”¹⁸.

ترجمہ: اٹھاراں (18) سال سے کم عمر بچوں پر جنگی جرائم کے باعث دی جانے والی سزائے موت کا اجراء نہیں کیا جائے گا۔

تقابل

ابو بکر صدیقؓ کی ہدایات میں بغیر کسی تخصیص بچوں کے قتل کو ممنوع قرار دیا گیا۔ جبکہ آئی ایچ ایل (IHL) میں انہیں خصوصی رعایت دینے کے لئے کوئی عمر مقرر نہیں کی گئی البتہ ان سے سزائے موت موقوف کرنے کے لئے 18 سال کی عمر مقرر کی گئی۔
معمر افراد کو قتل نہ کرو

احادیث مبارکہ میں صراحت کے ساتھ ایسے معمر افراد کے قتل سے منع فرمایا گیا ہے، جو کسی بھی طرح جنگ میں حصہ نہ لے رہے ہوں، جیسے مصنف ابن ابی شیبہ کی روایت ہے: "نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالذَّرِيَّةِ، وَالشَّيْخِ الْكَبِيرِ الَّذِي لَا حَرَاكَ بِهِ"¹⁹ ترجمہ: رسول اللہ ﷺ عورتوں، بچوں اور ایسے ضعیف العمر بوڑھوں کے قتل سے منع فرمایا جن میں کسی کو قتل کرنے کی سکت نہ ہو۔ اسی طرح امام طحاوی نے بھی اسی حکم کے متعلق روایت نقل کی ہے: "كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً يَقُولُ: لَا تَقْتُلُوا شَيْخًا كَبِيرًا"²⁰ ترجمہ: رسول اللہ ﷺ جب کسی لشکر کو روانہ کرتے تو ہدایت دیتے کہ کسی ضعیف العمر بوڑھے کو قتل نہ کرنا۔

معمر افراد اگر مسلح تصادم میں براہ راست یا کسی بھی طرح شریک نہ ہوں تو وہ عام شہریوں میں شامل ہونے کی وجہ سے ان کو آئی ایچ ایل میں تحفظ دیا گیا ہے۔ اس حوالے سے چاروں جینیوا کنونشنز کے مشترکہ آرٹیکل نمبر 3 میں عمومی طور پر یہی بات کی گئی ہے کہ ہر حال میں ان سے انسانی سلوک کیا جائے گا، جبکہ بعض دفعات میں واضح طور پر معمر افراد کو مسلح تصادم کے وقت خصوصی رعایت دینے اور ان کا بھرپور خیال رکھنے کی ہدایات دی گئی ہیں، جیسے جینیوا کنونشن نمبر 4 دفعہ 17 میں کہا گیا ہے:

“The Parties to the conflict shall endeavor to conclude local agreements for the removal from besieged or encircled areas, of wounded, sick, infirm, and aged persons, children and maternity cases, and for the passage of ministers of all religions, medical personnel and medical equipment on their way to such areas”²¹.

ترجمہ: مسلح تصادم میں شریک فریقین کو چاہیے کہ وہ متنازعہ یا زیر قبضہ علاقوں میں ایک ایسے معاہدہ کو ختمی شکل دینے کی کوشش کریں کہ زخمیوں، بیماروں، ضعیف العمر بوڑھوں، بچوں، زچگی کے معاملات، مذہبی پیشواؤں، طبی عملہ و آلات کی ان علاقوں میں آمد و رفت یقینی بنائی جاسکے۔

اسی طرح جینیوا کنونشن 4 دفعہ 14 میں بھی دوران جنگ معمر افراد کے اسی خصوصی رعایت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

تقابل

ابو بکر صدیقؓ کی ہدایات میں صراحت کے ساتھ معمر افراد کو قتل کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ جبکہ آئی ایچ ایل (IHL) میں بھی مسلح تصادم کے وقت معمر افراد کو خصوصی رعایت دینے کا کہا گیا ہے۔

پھل دار درخت نہ کاٹو، نہ جلاؤ اور نہ پانی میں غرق کرو۔

شریعت اسلامی میں عام حالات میں بھی ماحول کو نقصان پہنچانے سے منع کیا گیا ہے، جس میں درختوں اور پودوں کی غیر ضروری کٹائی، پانی کو آلودہ کرنے وغیرہ شامل ہے۔ یہی حکم جنگی صورتحال کے لئے بھی ہے کہ کسی ملک پر حملہ کرنے اور پھر غالب آجانے کے بعد غیر ضروری غارت گری کی شرعاً اجازت نہیں، رسول اللہ ﷺ جب کسی لشکر کو روانہ فرماتے تو ہدایات دیتے ہوئے فرماتے: "وَلَا تَغْقِرَنَّ شَجَرَةً إِلَّا شَجَرًا يَمْنَعُكُمْ قِتَالًا أَوْ يَحْجِزُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ"²² ترجمہ: درختوں کو نہ کاٹو مگر یہ کہ وہ درخت جنگی کاروائیوں میں رکاوٹ ہو یا مشرکین اور تمہارے درمیان آڑ بن رہی ہو۔

بین الاقوامی قانونِ انسانیت بھی ماحول کو نقصان پہنچانے سے روکتا ہے اور کسی بھی ایسے ہتھیار جو فوراً یا بعد میں قدرتی ماحول کو نقصان پہنچاتا کے استعمال کی ممانعت کرتا ہے۔

"It is prohibited to employ methods or means of warfare which are intended, or may be expected, to cause widespread, long-term and severe damage to the natural environment"²³.

ترجمہ: دورانِ جنگ ایسے تمام طریقوں اور ہتھیاروں کا استعمال ممنوع ہے جو قدرتی ماحول کو طویل مدتی اور شدید نقصان کا باعث بن سکتی ہو۔

تقابل:

درختوں کی غیر ضروری کٹائی یا ان کو نقصان پہنچانا اور جلانا چونکہ ماحول کو نقصان پہنچانے والا عمل ہے لہذا سیدنا ابو بکر صدیقؓ کی ہدایات میں اس سے منع کیا گیا ہے۔ آئی ایچ ایل میں بھی درختوں وغیرہ کا ذکر کئے بغیر ماحول نقصان پہنچانے کی ممانعت کی گئی ہے۔

کسی آباد مکان کو نہ گراؤ

شریعت اسلامی جنگ و امن ہر طرح کے حالات میں غارت گری سے منع کرتا ہے۔ زمانہ جنگ میں جب غارت گری کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے، اس لئے بارہا عوامی تنصیبات و عمارات کو نقصان پہنچانے سے منع فرمایا گیا۔ سورہ البقرہ کی آیت نمبر 205 میں غیر ضروری غارت گری فساد سے تعبیر کر کے منع فرمایا گیا ہے۔

بین الاقوامی قانونِ انسانیت میں شہری آبادی کو نشانہ بنانے اور اسے نقصان پہنچانے سے منع کیا گیا ہے، بلکہ مسلح تصادم میں شریک فریقین پر لازم کیا ہے کہ شہری اور فوجی تنصیبات میں واضح فرق کرے اور صرف فوجی تنصیبات کو نشانہ بنائے۔ تیسرے جینیوا کنونشن کے آرٹیکل 53 میں یہی حکم دیا گیا ہے:

"In order to ensure respect for and protection of the civilian population and civilian objects, the Parties to the conflict shall at all times distinguish between the civilian population and combatants and between civilian objects and military objectives and accordingly shall direct their operations only against military objectives."²⁴

عہد صدیقی کی جنگی ہدایات اور بین الاقوامی قانون انسانیت کے منتخب دفعات: ایک تقابلی مطالعہ

ترجمہ: شہری آبادی اور تنصیبات کے تحفظ کی خاطر متضادم فریقین ہر حالت میں شہری اور فوجی تنصیبات کے درمیان فرق روارکھے گی اور اپنی تمام کاروائیوں کو فوجی تنصیبات تک محدود رکھے گی۔

جانوروں کو قتل نہ کرو

اسلامی قانون جنگ میں مسلح تضادم کے وقت جانوروں کو بلا ضرورت قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ کیونکہ جانور ماحول کا ایک ہم حصہ ہے اور ان کی نسل کشی ماحول کو نقصان پہنچانے کے مترادف ہے۔ قرآن کریم میں فصل کو نقصان پہنچانے اور جانوروں کو قتل کرنے کو فساد سے تعبیر کیا گیا ہے²: "وَإِذَا تَوَلَّى سَعَى فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفُسَادَ"²⁵

ترجمہ: جب وہ حاکم بنتا ہے تو کوشش کرتا ہے کہ زمین میں فساد پھیلانے اور فصلوں اور نسلوں کو برباد کرے اور اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتا۔

حدیث مبارک میں بھی جانوروں کو بلا ضرورت ذبح کرنے سے منع کیا گیا ہے: "أَنَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَهَى عَنْ ذَبْحِ الْحَيَوَانِ إِلَّا لَاجِلِهِ"²⁶ ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے جانوروں کو کھانے سے منع فرمایا ہے، سوائے کھانے کے لئے۔

بین الاقوامی قانون انسانیت میں جانوروں کے متعلق واضح طور پر کوئی ہدایات نہیں دی گئی، البتہ مجموعی طور پر ماحول کو نقصان پہنچانے والے ہتھیاروں اور طریقوں سے منع کیا گیا ہے:

Care shall be taken in warfare to protect the natural environment against widespread, long-term and severe damage. This protection includes a prohibition of the use of methods or means of warfare which are intended or may be expected to cause such damage to the natural environment²⁷.

ترجمہ: قدرتی ماحول کو وسیع پیمانے، طویل مدتی اور شدید نقصان سے بچانے کے لئے اقدامات اٹھائے جائیں گے۔ اسی تحفظ کی خاطر ایسے تمام طریقوں اور ہتھیاروں کا استعمال ممنوع ہے جو قدرتی ماحول کو نقصان پہنچانے کا باعث بن سکتی ہو۔ اسی طرح پہلے اضافی پروٹوکول کی دفعہ 55 میں بھی یہی ہدایت دی گئی ہے۔

تقابل

سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے اپنے جنگی ہدایات میں جانوروں کو بلا ضرورت قتل کرنے سے منع کیا ہے۔ آئی ایچ ایل میں جانوروں کے قتل کا ذکر کئے بغیر، مجموعی طور پر ماحول نقصان پہنچانے کی ممانعت کی گئی ہے۔

راہوں کو قتل نہ کرو

اسلامی قانون جنگ کا پہلا اصول ہی یہ ہے کہ لڑنے والوں سے لڑا جائے گا جبکہ جنگ میں کسی بھی طرح شرکت نہ کرنے والوں سے تعرض نہیں کیا جائے گا۔ اس لئے وہ راہب یا مذہبی شخصیات جو جنگ سے مکمل بے تعلق ہو کر اپنی خانقاہوں اور عبادت گاہوں میں بیٹھے رہتے ہیں، ان کو قتل کرنے سے شریعت نے منع کیا ہے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: "اَخْرَجُوا بِسْمِ اللَّهِ، تَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ، لَا تَغْدِرُوا، وَلَا تَغْلُوا، وَلَا تُمَلُّوا، وَلَا تَقْتُلُوا الْوِلْدَانَ، وَلَا أَصْحَابَ الصُّوَامِعِ"²⁸ ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا نام لے کر نکلو، اللہ تعالیٰ کی راہ میں

² یہ آیت کریمہ اخس بن شریق ثقفی کے متعلق نازل ہوئی، جس نے مسلمانوں کے فصل کو جلایا اور جانوروں کو قتل کیا۔ (تفسیر الطبری، محمد بن جریر الطبری، 4:

238، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، 1420ھ)

کفار سے لڑو، دھوکہ نہ دینا، خیانت نہ کرنا، مثلہ نہ کرنا، بچوں اور خانقاہ میں بیٹھے لوگوں کو قتل نہ کرنا۔ اسی طرح سیدنا ابن عباسؓ روایت فرماتے ہیں: "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا بَعَثَ جُيُوشَهُ قَالَ لَا تَقْتُلُوا أَصْحَابَ الصَّوَامِعِ"²⁹ ترجمہ: رسول اللہ ﷺ جب کسی لشکر کو بھیجتے تو فرماتے کہ خانقاہ و عبادت گاہ میں بیٹھے لوگوں کو قتل نہ کرنا۔

بین الاقوامی قانون انسانیت میں جنگ میں حصہ نہ لینے والوں پر حملہ کرنے اور قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے، پھر خصوصاً مذہبی شخصیات اور خانقاہوں و عبادت گاہوں تک محدود لوگوں کے متعلق خصوصی طور پر کہا گیا ہے کہ ان کو مکمل تحفظ فراہم کیا جائے گا۔

"Medical and religious personnel shall be respected and protected and shall be granted all available help for the performance of their duties"³⁰.

ترجمہ: طبی اور مذہبی عملے کا احترام اور تحفظ کیا جائے گا اور انہیں اپنے فرائض کی انجام دہی کے لیے تمام دستیاب مدد فراہم کی جائے گی۔

تقابل

مذہبی شخصیات اور عملے پر حملہ نہ کرنے، انہیں قتل نہ کرنے اور دوران جنگ بھرپور تحفظ کے حوالے سے سیدنا ابو بکر صدیقؓ کے نصائح اور آئی ایچ ایل میں یکساں ہدایات موجود ہیں۔

لاش کا مثلہ نہ کرنا

اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو حرمت عطا کی ہے، وہ صرف اس کی زندگی تک محدود نہیں بلکہ موت کے بعد بھی انسان کی جسد خاکی کو حرمت حاصل ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شریعت اسلامی نے مسلح تصادم کے وقت متصادم فریق کے مقتولوں کا مثلہ کرنے سے منع فرمایا ہے، سنن ابی داؤد کی روایت ہے: "كان نبي الله صلى الله عليه وسلم يحثنا على الصدقة وينهانا عن المثلثة"³¹ ترجمہ: نبی کریم ﷺ ہمیں صدقہ دینے کی ترغیب دیتے اور مثلہ سے منع فرماتے۔ اسی طرح ایک اور حدیث مبارک میں ہے: "سَبِّحُوا بِاسْمِ اللَّهِ، وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ، قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ، وَلَا تَمُتُّلُوا، وَلَا تَعْدُوا، وَلَا تَغْلُوا، وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا"³² ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام سے، اس کی راہ میں نکلو اور کفار سے لڑو، مثلہ نہ کرنا، دھوکہ نہ دینا، خیانت نہ کرنا اور بچوں کو قتل نہ کرنا۔

بین الاقوامی انسانیت میں بھی دوران جنگ لاشوں کی بے حرمتی سے منع کیا گیا ہے:

"The detaining authorities shall ensure that internees who die while interned are honorably buried, if possible according to the rites of the religion to which they belonged and that their graves are respected"³³.

ترجمہ: حراست میں لینے والے حکام اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ قید کے دوران مرنے والے قیدیوں کو باعزت طریقے سے دفن کیا جائے، اگر ممکن ہو تو اس مذہب کی رسومات کے مطابق جس سے ان کا تعلق تھا اور ان کی قبروں کا احترام کیا جائے۔

تیسرے جینیوا کنونشن کی دفعہ 120 میں بھی لاشوں کا تحفظ یقینی بنانے کی بات کی گئی ہے۔

It is also mentioned in article 20(F)(i) that "Mutilation" committed in violation of IHL applicable in armed conflict not of an international character is a war crim. And as per peru's IHL manual 2004 "Mutilation is prohibited"³⁴.

تقابل: انسانی لاش کی حرمت اور تحفظ کے حوالے سے سیدنا ابو بکر صدیقؓ کی جنگی ہدایات اور بین الاقوامی قوانین میں ایک ہی طرح کے احکامات دیئے گئے ہیں۔

قیدیوں کو بیڑیاں اور طوق نہ ڈالنا

شریعت اسلامی ہر حال میں انسانی حرمت کے تحفظ کا حکم دیتی ہے، حتیٰ کہ جہاد میں دشمن کی فوج کے قیدی بنائے گئے افراد سے بھی مکمل انسانی سلوک کرنے کی ہدایت دیتی ہے۔ قرآن کریم میں قیدیوں کو کھانے کھلانے کو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کا ذریعہ قرار دیا گیا۔ کتب سیرت میں ایسے کثیر واقعات موجود ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگی قیدیوں کا خصوصی خیال رکھنے کی تاکید فرمائی۔

بین الاقوامی قانون انسانیت میں قیدیوں کو ہر طرح کی سہولت فراہم کرنے اور ان سے انسانی سلوک رکھنے کی ہدایت کی گئی ہے:

“Prisoners of war must at all times be humanely treated. Any unlawful act or omission by the Detaining Power causing death or seriously endangering the health of a prisoner of war in its custody is prohibited, and will be regarded as a serious breach of the present Convention³⁵”.

ترجمہ: جنگی قیدیوں کے ساتھ ہر وقت انسانی سلوک ہونا چاہیے۔ حراستی طاقت کی طرف سے کوئی بھی غیر قانونی عمل یا کوتاہی جو موت کا باعث بنتی ہے یا حراست میں جنگی قیدی کی صحت کو شدید خطرہ لاحق ہو، ممنوع ہے اور اسے موجودہ کنونشن کی سنگین خلاف ورزی سمجھا جائے گا۔

“Prisoners of war are entitled in all circumstances to respect for their persons and their honor³⁶”.

ترجمہ: جنگی قیدیوں کو ہر حال میں عزت کا احترام کا حق حاصل ہے۔

تقابل

سیدنا ابو بکر صدیقؓ کے نصائح اور بین الاقوامی قانون دونوں میں قیدیوں کے ساتھ انسانی سلوک اور ان کے عزت و احترام کی ہدایت دی گئی ہے۔ اسی طرح قیدیوں کے ساتھ غیر انسانی رویہ روا رکھنے اور انہیں سزا دینے کی ممانعت بھی کی گئی ہے۔

دھوکہ نہ دینا

شرعی نقطہ نظر دھوکہ دینا ایک ناپسندیدہ عمل اور ناجائز ہے چاہے جنگ میں ہو یا امن میں۔ البتہ دورانِ جنگ چال چلنے کی شریعت نے اجازت دی ہے، لیکن کوئی معاہدہ کر کے اس کو توڑنا ناجائز و فتنج عمل ہے، چاہے معاہدہ بین الاقوامی ہو یا دو ملکوں کے مابین۔ رسول اللہ ﷺ لشکر کو کسی جنگی مہم پر بھیجتے وقت جو ہدایات دیتے ان میں ایک دھوکہ نہ دینے کی ہدایت بھی شامل تھی³⁷۔

بین الاقوامی قانون انسانیت میں بھی واضح احکامات موجود ہیں جو دستخط کرنے والے ممالک کو مسلح تصادم کے دوران کسی بھی قسم کے دھوکہ دینے سے منع کرتے ہیں۔

"1: It is prohibited to make improper use of the distinctive emblem of the red cross, red crescent or red lion and sun or of other emblems, signs or signals provided for by the Conventions or by this Protocol. It is also prohibited to misuse deliberately in an armed conflict other internationally recognized protective emblems, signs or signals, including the flag of truce, and the protective emblem of cultural property.

2: It is prohibited to make use of the distinctive emblem of the United Nations, except as authorized by that Organization³⁸”

ترجمہ: نمبر ۱: ریڈ کراس، ہلال احمر، سرخ شیر اور سورج یا کنونشن اور اس پروٹوکول کی طرف سے دیئے دیگر مخصوص نشانات کا غلط استعمال ممنوع ہے۔ اسی طرح کسی مسلح تصادم میں جان بوجھ کر بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ حفاظتی نشانات، علامات یا اشارے بشمول جنگ بندی کے جھنڈے اور ثقافتی املاک کے حفاظتی نشان کا غلط استعمال کرنا بھی ممنوع ہے۔
نمبر ۲: اقوام متحدہ کے مخصوص نشان کا استعمال ممنوع ہے، سوائے اس کے کہ اس تنظیم کی طرف سے اجازت دی گئی ہو۔

تقابل

کسی بھی بین الفریقین یا بین الاقوامی معاہدہ میں طے شدہ باتوں کی پاسداری کرنے کے حوالے سے سیدنا ابو بکر صدیقؓ اور بین الاقوامی قانون انسانیت میں یکساں ہدایات دی گئی ہے۔ جیسے امن کا جھنڈا لہرا کر مخالف قوت کو دھوکہ دینا یا طبی ورفاہی عملہ کے مخصوص نشانات کا دھوکہ دہی کے استعمال وغیرہ ہدایات صدیقی اور آئی دونوں میں ممنوع قرار دی گئی ہے۔

سیدنا ابو بکر صدیقؓ کے ان جنگی ہدایات کو رسول اللہ ﷺ سے مختلف احادیث میں منقول کیا گیا ہے جس کو جنگی اخلاقیات کا خلاصہ اور نچوڑ یا عام طور پر ابو بکر کے احکام عشرہ (Ten Commandments) بھی کہا جاسکتا ہے۔ ان ہدایات بین الاقوامی قانون انسانیت میں مکمل مماثلت پائی جاتی ہے۔ اس مقالہ کے مطالعہ سے ان معترضین اور مستشرقین کے اشکالات اور ابہامات کو رفع کیا جاسکتا ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ اسلام تلوار، تشدد، دہشت کے ذریعے پھیلا یا گیا ہے۔ تحقیق سے یہ بات ثابت ہے کہ اسلامی جنگ اور قتال میں مقتولین کی تعداد ہزار سے پندرہ سو سے زیادہ نہیں اور جتنے قیدی پکڑے گئے ہیں ماسوائے چند قیدیوں کے ان کے رہائی کی تعلیمات دی گئی ہیں اور انہیں باعزت طریقے سے رہا کئے گئے ہیں۔ اس کے برعکس تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ دنیا میں دیگر مذاہب کے پیروکاروں نے گیارہویں صدی سے لے کر بیسویں صدی تک جتنی جنگیں لڑی ہیں اس میں مقتولین اور قیدیوں کی تعداد کروڑوں سے بھی زیادہ ہے۔ داعیان امن کی جنگی تاریخ پر نظر ڈالنے سے یہ بات متح ہو جاتی ہے کہ 1618ء سے 1648ء تک 30 سال میں جرمنی فرانس، آسٹریا اور سویڈن وغیرہ کے جنگ میں ایک کروڑ بیس لاکھ (12000000) افراد لقمہ اجل بنے۔ اسی طرح 1857ء کی جنگ آزادی میں انگریزوں نے صرف 27 ہزار مسلمانوں کو پھانسی دی اور مقتولین کی تعداد نامعلوم ہے۔ امریکی خانہ جنگی 1861ء تا 1865ء میں 8 لاکھ افراد لقمہ اجل بنے۔ 1907ء کے ہیگ معاہدہ کے بعد ریاست ہائے بلقان اور ترکی کے درمیان ہونے والے جنگ میں 240000 غیر مقاتل مسلمانوں کو شہید کیا گیا۔ پہلی جنگ عظیم 1914ء تا 1918ء میں 75 لاکھ افراد کو بے دریغ قتل کیا گیا۔ جبکہ دوسری جنگ عظیم 1939ء تا 1945ء میں ساڑھے چار کروڑ انسان ہلاک کئے گئے⁽³⁹⁾۔ لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلامی جنگی اصولوں پر اور آئی ایچ ایل کے منتخب دفعات جس کا اوپر جائزہ پیش کیا گیا پر من وعن عمل کیا جائے تو دنیا میں تخریب کی بجائے تعمیر، دہشت کے بجائے امن، اور تشدد کے بجائے رواداری کو قائم کیا جاسکتا ہے۔

نتائج البحث

زیر نظر آرٹیکل سے درج ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں:

1. آئی ایچ ایل میں خواتین، بچوں، بوڑھوں اور مذہبی شخصیات سمیت ہر قسم کے غیر مسلح افراد کو نشانہ بنانے کی ممانعت کے حوالے سے وہی احکامات دئے گئے ہیں جو سیدنا ابو بکر صدیقؓ کی ہدایات میں موجود ہیں۔

عہد صدیقی کی جنگی ہدایات اور بین الاقوامی قانون انسانیت کے منتخب دفعات: ایک تقابلی مطالعہ

2. ماحولیاتی تحفظ کے حوالے سے بھی ہدایات صدیق اور آئی ایچ ایل میں یکساں احکامات دیئے ہیں، لیکن آئی ایچ ایل میں مطلقاً ماحولیاتی تحفظ کی بات کی گئی ہے جبکہ سیدنا ابو بکرؓ نے درختوں اور جانوروں کو نقصان نہ پہنچانے کے حوالے سے الگ الگ ہدایات دی ہیں۔
3. مسلح تصادم میں قتل ہونے والے اور قیدی بنائے گئے افراد کے متعلق بھی سیدنا ابو بکر صدیقؓ اور بین الاقوامی قانون انسانیت یکساں ہدایات دیتا ہے۔
4. دوران جنگ دھوکہ دینے یا معاہدات کی خلاف ورزی ہدایات صدیقی اور آئی ایچ ایل دونوں کی رو سے ممنوع قرار دی گئی ہے۔
5. موجودہ زمانے اگر سیدنا ابو بکر صدیقؓ کی جنگی ہدایات کو حقیقی معنوں میں نافذ کیا جائے تو جنگی تباہ کاریوں کو کافی حد تک کم کرنے میں مدد ملے گی اور یہ آئی ایچ ایل کے نفاذ کی بھی ایک صورت بنے گی۔



This work is licensed under a [Creative Commons Attribution 4.0 International License](https://creativecommons.org/licenses/by/4.0/)

حوالہ جات (References)

- ¹. Charlotte Lindsey, Women Facing War ,Charlotte Lindsey,p18,ICRC,2001
- ² محمد سعید شیخ و حسین محمد، بین الاقوامی قانون انسانیت اور اسلام ایک تقابلی مطالعہ، 1440ھ / 2019ء، ص 3
Muhammad Saeed Shaikh & Husain Muhammad, Baina Aqwaami Qanun e Ansaniyat awr Islam aik tqaabuli mutalah,1440 AH 2019 AD,P.3
- ³ امام مالک بن انس، الموطا، مؤسسہ زاید بن سلطان، ابو ظہبی، 1425ھ / 2004ء، ج 3، ص 635
Imām e Mālik bin Anas,Al Muwattā,Muassisatuho Zaid bin Sultan, Abu Zaibi, 2004 AD ,Vol 3,p 635
- ⁴ الواقدي، محمد بن عمرو، فتوح الشام، دار الكتب العلمية، بيروت، 1417ھ / 1997ء، ج 1، ص 8
Al Wāqdi,Muhammad bin Umer,Futūh u Alshām ,Dār ul Kutub Al elmiah,beirut,1997 AD,Vol 1,p 8
- ⁵ الطبري، ابو جعفر محمد بن جرير، تاريخ اللامع والملوك (تاريخ الطبري)، دار التراث، بيروت، 1387ھ / 1968ء، ج 3، ص 227
Al Tabarī Imām Abu Jafer Muhammad bin Jarir Tārīkh al umam walmuluk,Dār u Alturās,Berot,1387 AH,1968 AD,Vol 3,p227
- ⁶ ڈاکٹر خورشید احمد فاروق، حضرت ابو بکر صدیقؓ کے سرکاری خطوط، ادارہ اسلامیات، لاہور، 1498ھ / 1978ء، ص 120
Dr Khurshid Ahmad Fārūq,Hazrat Abu Bakar Sidiq ke sarkāri Khutoot ,Idārah Islāmiyat,Lahor,1498 AH,1978 AD,p120
- ⁷ - سورة البقرة : 190
Sorah Baqarah:190
- ⁸ الجصاص، احمد بن علي، احكام القرآن، دار احياء التراث العربي، بيروت، 1405ھ / 1985ء، ج 1، ص 321
Aljassās ,Ahmad bin Ali,Ahkām u alQurān,Dar Ihya u Alturath, Beirut, 1405 AH 1985 AD,Vol 1,p321
- ⁹. Geneva convention, Additional protocol 1,article:49
- ¹⁰ - سورة البقرة : 190
Sura Albaqra Ayat :190
- ¹¹ - امام بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح (البخاری)، 1422ھ / 1902ء، رقم الحديث: 3015
Imām Bukhārī Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Aljam u alSahih (Albukhari)1422 AH 1902 AD,Raqmul Hadith:3015
- ¹² - ابو بکر بن ابی شیبہ، مصنف ابن ابی شیبہ، مکتبۃ الرشید، الریاض، 1409ھ / 1989ء، ج 6، ص 78
Abu Bakar bin Shaiba,Musanaf abni Abi Shaiba,Maktabat u Alrushd, Al Riaz,1409 AH 1989 AD,Vol:6,p78
- ¹³. Additional Protocol I, Article :76(3)

- ¹⁴ - ابو داود، سليمان بن الاشعث ، سنن ابى داود ، س، ن، رقم الحديث: 2614
Abu Dāwood Suliman bin Al Ashas, Sunan e Abe Dawood, Raqmul Hadith: 2614
- ¹⁵ - مصنف ابن ابى شيبة، ج 6، ص 78
, Musanaf ebni Abī Shaiba, Vol 6, p78
- ¹⁶ - احمد بن الحسين الليثي، دلائل النبوة، دار الكتب العلمية، بيروت، 1425هـ / 2005ء، ج 4، ص 18
Ahmad bin Al Husain, Albehaqi, Dalāil ul Nuboah, Darul kutub Alelmiah, Beirut, 1425 AH 2005 AD, Vol 4, p18
- ¹⁷ . Geneva convention IV, article: 14(1)
- ¹⁸ . Additional Protocol 1, Article : 77(5)
- ¹⁹ - مصنف ابن ابى شيبة، ج 6، ص 484
, Musanaf abni Abī Shaiba, Vol 6, p484
- ²⁰ - الامام طحاوى، ابو جعفر احمد بن محمد، شرح معاني الآثار، س، ن، 1414 هـ / 1994ء، رقم الحديث: 5184
Imam Altahāvi Abū Jafar Ahmad bin Muhammad, Shrah Maāni ul Asaār, 1414 AH 1994 AD, Raqmul Hadith: 5184
- ²¹ . Geneva convention IV, article: 17
- ²² - الليثي، احمد بن الحسين، السنن الكبرى، دار الكتب العلمية، بيروت، 1424هـ / 1903ء، ج 9، ص 154
Albehaqi, Ahmad bin Alhusain, Alsunan ul Kubra, Dārul Kutub Alelmia, Beirut, 1424AH 1903AD, Vol 9, p154
- ²³ . Additional Protocol 1, Article : 35(3)
- ²⁴ . Geneva convention III, article: 53
- ²⁵ - سورة البقرة: 205
Sura Albaqra Ayat : 205
- ²⁶ - السرخسي، محمد بن احمد، شرح السير الكبير، الشركة الشرقية للاعلانات، 1492هـ / 1971ء، ص 44
Al Sarakhsi Muhammad Bin Ahmad, Sharah al siyar ul Kabīr Alsharikat ul Sharqia lil elanat, 1492AH 1971 AD, p44
- ²⁷ . Additional Protocol 1, Article : 35(3)
- ²⁸ - امام احمد بن حنبل، مسند احمد، دار الحديث، القاهرة، 1416هـ / 1995ء، رقم الحديث: 2728
Imām Ahmad bin Hanbal , Musnad Ahmad, Dārul Hadīth, Al Qahira, 1416 AH 1995 AD, Raqmul Hadith: 2728
- ²⁹ - امام طحاوى، شرح معاني الآثار، ج 3، ص 222
Imam Altahāvi, Shrah Māani ul Asaar, Vol 3, p222
- ³⁰ . Additional Protocol 1, Article : 9(1)
- ³¹ - سنن ابى داود، ج 3، ص 53
Sunan e Abī Dawūd, : Vol 3, p53
- ³² - ابن ماجه، ابو عبد الله محمد بن يزيد، سنن ابن ماجه، 2009ء، حديث نمبر: 2857
Ibn e Mājah Abu Abdullah Muhammad bin Yazīd, Sunan e Ibne Mājah, 2009 AD, Raqmul Hadith: 2857
- ³³ . Geneva convention IV , Article : 130
- ³⁴ https://ihl-databases.icrc.org/customary-ihl/eng/docs/v2_cou_pe_rules92, retrieved on 17 July, 2022
- ³⁵ . Geneva convention III , Article : 13
- ³⁶ . Geneva convention III , Article : 14
- ³⁷ - سنن ابى داود، ج 3، ص 37
Sunan e Abī Dawood, Raqmul Hadith Vol 3, p37
- ³⁸ Additional Protocol 1, Article : 38(1)(2)
- ³⁹ - خاور رشيد بٹ، رحمۃ للعالمين کے اصول جنگ، ادارہ حقوق الناس ویلفئیر فاؤنڈیشن، لاہور، 1434ھ / 2013ء، ص 32-33
Khāwar Rasheed Bat, Rahmatul lel Aālameen ke Usool e Jhang, Idara Huqūq alnās welfair Foundation Lahor, 1434 AH 2013 AD, p32-33